رسول الإسلام محمد صلى الله عليه وسلم (للحرمين و الجمعية)

رسولِ اسلام محمدﷺ

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں دینی امور کی سربراہی کے ما تحت علمی کمیٹی

رسولِ اسلام محمدﷺ

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں دینی امور کی سربراہی کے ما تحت علمی کمیٹی

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ رسولِ اسلام محمد صلی اللہ علیہ و سلم کی زندگی کے مختصر حالات:اس میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ونسب، دیش، آپ کی شادی، رسالت، دعوت, نیز جن معجزات سے آپ کی نبوت کی تائید ہوئی ، ساتھ ہی آپ کی شریعت اور آپ سے متعلق آپ کے مخالفین کا موقف، یہ سارے موضوعات زیر بحث آئے ہیں۔

1- آپ کا نام اور نسب نامہ, جائے پیداش اور نشو ونما:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم ہے, اور آپ حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہم السلام کی اولاد میں سےتھے۔

اور وہ یوں کہ اللہ کے نبی ابراہیم علیہ السلام ملک شام سے مکہ مکرمہ تشریف لائے, ان کی بیوی ہاجر علیہا السلام اور ان کے فرزند اسماعیل علیہ السلام بھی ساتھ میں تھے وہ ابھی ماں کی گود ہی میں تھے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے ان دونوں کو مکہ میں بسایا,جب وہ بچہ جوانی کی عمر کو پہنچا تو اللہ کے نبی ابراہیم علیہ السلام مکہ مکرمہ تشریف لائے, اور وہ اور ان کے فرزند اسماعیل دونوں نے مل کر کعبہ مشرفہ کی تعمیر کی, پھر اس گھر کے ارد گرد لوگوں کی بھیڑ اکٹھا ہونے لگی اور مکہ اللہ تعالی کی عبادت کرنے اور فریضہ حج ادا کرنے والوں کا مقام بن گیا, اورصدیوں تک لوگ ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر خالص اللہ کی عبادت اور اس کی وحدانیت کے ساتھ قائم رہے۔

پھر اس کے بعد بگاڑ نے جنم لیا, اور جزیرہ عرب کی حالت بھی اس کے آس پاس کے دوسرے شہروں ہی

کی طرح تھی جہاں بت پرستی کے بہت سارے مظاہر موجود تھے, مثلا: مورتی پوجا, لڑکیوں کو زندہ دفنا دینا, عورتوں پر ظلم وستم, جھوٹی گواہیاں دینا, شراب نوشی, زنا کاری یتیموں کا مال ہڑپ کرجانا اور سودی کاروبار وغیرہ۔

ایسی جگہ اور اس ماحول میں سن 571ء میں اللہ کے رسول محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی, آپ اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی ذریت میں سے تھے,آپ کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کے والد وفات پاچکے تھے, اور جب آپ چھ سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ بھی انتقال کر گئیں,آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کی کفالت کی, آپ نے یتیمی اور فقر کی حالت میں زندگی گزاری, اپنے ہی ہاتھ سے کماتے اور کھاتے تھے۔

2- مبارک خاتون سے مبارک شادی

جب آپ کی عمر پچیس سال کی ہوئی تو آپ نے مکہ کی عورتوں میں سے ایک شریف عورت سے شادی کی جن کا نام خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تھا, ان کے بطن سے آپ کے یہاں کل چار بیٹیاں اور دو بیٹے ہوئے, دونوں بیٹے بچپن ہی میں وفات پاگئے, آپ اپنی بیوی اور اہل خانہ کے ساتھ انتہائی درجہ کی محبت اور

مہربانی سے پیش آتے, جس کے نتجہ میں ان کی بیوی خدیجہ کو آپ سے والہانہ محبت ہوگئی, اور آپ کو بھی ان سے ویسی ہی محبت تھی, یہی وجہ تھی کہ آپ ان کی وفات پر ایک لمبا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ان کو نہ بھول سکے, اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کی عزت واکرام میں بکری ذبح کرکے تقسیم کردیا کرتے, اس میں حضرت خدیجہ کے ساتھ نیکی اور محبت کی حفاظت کا جذبہ کار فرما تھا۔

3- وحی کا آغاز

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے آفرینش سے ہی عظیم اخلاق کے حامل تھے, آپ کی قوم آپ کو صادق اور امین کے نام سے موسوم کرتی تھی. آپ ان کا بہت سارے مہتم بالشان کاموں میں ساتھ دیتے, لیکن ساتھ ہی ساتھ ان کی بت پرستی سے نفرت بھی کرتے اور اس میں کبھی ان کا ساتھ نہیں دیتے تھے۔

جب آپ چالیس سال کے ہوئے اور اس وقت آپ مکہ ہی میں تھے تو اللہ تعالی نے رسالت کے لیے آپ کو منتخب کرلیا, چنانچہ آپ کے پاس جبریل علیہ السلام نزول کے اعتبار سے قرآن کی سب سے پہلی سورت کی ابتدائی آیات لے کر آئے اور وہ آیات اللہ تعالی کا یہ فرمان ہیں:

(اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ (1) خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ (2) اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ (3) الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (4) عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (5))

"پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔

جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔

تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے۔

جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا۔

''انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو وہ نہیں جانتا تھا۔''

(سورہ العلق:1-5)۔

پھر آپ اپنی بیوی خدیجہ کے پاس آئے دراں حال کہ آپ کا دل کانپ رہا تھا, آپ نے ان کے سامنے سارا ماجرا بیان کیا تو انہوں نے آپ کو اطمینان دلایا اور اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں وہ نصرانی مذہب اختیار کر چکے تھے اور تورات اور انجیل کا علم رکھتے تھے, ان سے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنو, آپ سے ورقہ نے کہا: اے میرے بھتیجے تم کو کیا نظر آرہا ہے, رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا سب بیان کر دیا, اس پر ورقہ نے آپ سے کہا:

یہ تو وہی ناموس (معزز راز دان فرشتہ یعنی جبرئیل امین) ہے جسے اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی ۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے, ورقہ بولے ہاں جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہی ہو گئے، اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ دن مل جائے تو میں آپ کی زبردست مدد کروں گا۔

مکی زندگی میں قرآن کے نزول کا سلسلہ برابر جاری رہا, جبریل علیہ السلام اللہ رب العالمین کی جانب سے قرآن لے کر آپ کے پاس آتے, اور رسالت کی پوری تفاصیل بھی لاتے رہتے۔

آپ اپنی قوم کو برابر اسلام کی دعوت دیتے رہے, لیکن آپ کی قوم نے آپ کو دھتکار دیا اور مخالفت پر اتر آئی اور یہ پیش کش بھی کی کہ اگر آپ اس رسالت کی دعوت سے دست بردار ہوجاتے ہیں تو اس کے عوض میں مال ودولت اور بادشاہت کے منصب سے سرفراز کردیے جائیں گے, پر آپ نے ان تمام چیزوں سے انکار کردیا, ان لوگوں نے آپ کو جادوگر, جھوٹا, افترا پرداز تک کہا جیسا کہ گذشتہ قومیں اپنے نبیوں کو

ان سب القاب سے متصف کرتی رہیں ہیں. انہوں نے آپ پر عرصہ دراز تنگ کردیا, آپ کے جسد پاک پر جور وستم ڈھائے اور آپ کے پیروکاروں کو طرح طرح کی تکلیفیں دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں برابر دعوت الی اللہ کا کام کرتے رہے,حج کے موسم میں اور عرب کے موسمی بازاروں کے موقع پر آپ ان کے پاس جاتے اور لوگوں سے ملتے, ان پر اسلام پیش کرتے, نہ ان کو دنیا و ریاست کی لالچ دلاتے اور نہ تو تلوار کی دھمکی دیتے کیونکہ آپ کے پاس قوت وسلطنت تھی ہی نہیں, آپ نے دعوت کے دور اول ہی میں اس چیلنج کا اعلان کردیا تھا کہ اس جیسا کوئی عظیم قرآن جو مجھے دیا گیا ہےتم بھی لاؤ, آپ برابر اپنے مخالفین کو یہ چیلنج کرتے رہے لہذا جس کو ایمان لانا تھا وہ ایمان لایا جنہیں ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے نام سے جانتے ہیں۔

اللہ تعالی نے آپ کو مکہ میں نبوت کی ایک عظیم نشانی اسراء اور معراج کی شکل میں عطا فرمائی, اسراء یعنی آپ راتوں ہی رات بیت المقدس لے جائے گئے, اور معراج یعنی آپ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی, اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ اللہ نے نبی الیاس اور

عیسی علیہما السلام کو آسمان میں اٹھا لیا ہے, اس کا ذکر مسلمانوں اور نصاری کے یہاں ملتا ہے۔

آسمان ہی میں نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو اللہ تعالی کی طرف سے نماز کا حکم دیا گیا, یہ وہی نماز ہے جسے مسلمان دن میں پانچ بار ادا کرتے ہیں، اور مکہ مکرمہ ہی میں آپ کو دوسری عظیم نشانی شق قمر کی شکل میں دی گئی یہاں تک کہ مشرکین نے اپنی آنکھوں سے چاند کو دو ٹکڑوں میں ہوتے دیکھا۔

قریش کے کافروں نے لوگوں کو آپ سے روکنے کے لیے ہر قسم کا حربہ اپنایا, آپ کے خلاف خوب چالیں چلیں اور آپ سے لوگوں کو نفرت دلائی, معجزات کی فرمائش میں سرکشی کا مظاہرہ کیا, آپ سے جھگڑنے کے لیے یہودیوں کاسہارا لیا تاکہ وہ طرح طرح کی دلیلوں کی مدد سے آپ کو ہرا سکیں اور لوگوں کو آپ کے پاس جانے سے روک سکیں۔

جب مسلمانوں پر کفار قریش کا ظلم و ستم مسلسل جاری رہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ملک حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی اور ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں پر ایک انصاف پسند بادشاہ ہے اس کے یہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا, وہ ایک نصرانی باشاہ تھا, لہذا مسلمانوں کے دو گروہ نے حبشہ ہجرت کی, جب یہ مہاجرین حبشہ

پہنچے تو ان لوگوں نے نجاشی بادشاہ پر دین اسلام کو پیش کیا جس کو لے کر نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے, وہ بادشاہ مسلمان ہوگیا اور فورا بول پڑا: اللہ کی قسم ہے یہ اور جو کچھ موسی علیہ السلام لے کر آئے تھے دونوں ایک ہی طاق سے نکل رہے ہیں (یعنی دونوں کا منبع ومصدر ایک ہی ہے اور دونوں اللہ کا کلام ہیں)، اس کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں پر قوم کی ایذا رسانیاں جاری رہیں۔

جو لوگ موسم حج میں مسلمان ہوئے ان میں ایک جماعت وہ تھی جو مدینہ سے تشریف لائی تھی, ان لوگوں نے آپ سے اسلام پر بیعت کی اور یہ عہد کیا کہ جب آپ ان کے شہر ہجرت کرکے آئیں گے تو وہ لوگ آپ کی مدد کریں گے, مدینہ ان دنوں یثرب کے نام سے جانا جاتا تھا, جو لوگ مکہ میں رہ گئے تھے آپ نے ان کو مدینۃ النبی کے لیے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی چنانچہ مسلمان مدینہ کی طرف نکل پڑے, وہاں اسلام خوب پھیلا یہاں تک کہ مدینہ کا کوئی گھر ایسا نہیں بچا جس میں اسلام نہ پہنچ گیا ہو۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوت الی اللہ کے کام سے مکہ میں تیرہ سال کا عرصہ گزار چکےتو اللہ تعالی نے آپ کو بھی مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی, لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت

کرگئے, اور دعوت الی اللہ کا کام برابر جاری رکھا, مدینہ میں اسلامی احکامات دھیرے دھیرے نازل ہوتے رہے, آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قاصدوں کو مختلف قبائل کے سرداروں اور بادشاہوں کے پاس اپنے پیغامات دے کر بھیجنا شروع کیا جس میں ان کو اسلام کی دعوت دیتے تھے, جن کی طرف آپ نے پیغامات بھیجے ان میں روم, ایران اور مصر کے بادشاہ بھی تھے۔

مدنی زندگی میں سورج گرہن کا واقعہ پیش آیا, تو لوگ ڈر گئے, اتفاقا اسی دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم فوت ہوئے تھے, چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ سورج میں گرہن ابراہیم کی موت کی وجہ سے ہوا ہے, تو فورا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
(إن الشمس والقمر لا يكسفان لموت أحد، ولا لحياته، ولكنهما من آيات الله، يخوف الله بهما عباده)، (بلاشبہ سورج اور چاند دونوں میں گرہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا, لیکن یہ دونوں تو اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے دو عظیم نشانیاں ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو ڈراتا ہے).[1]۔

پس اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے جھوٹے دعویدار ہوتے تو فورا لوگوں کو اپنی کذب بیانی سے

---

[1] صحیح مسلم (901)

خوف دلاتے اور کہہ دیتے کہ سورج محض میرے بیٹے کی موت کی وجہ سے گہنا گیا ہے تو جو میری تکذیب کر رہا ہے بھلا اس کا کیا حال ہوگا۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے اعلی درجہ کے اخلاق سے مزین کیا تھااور اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے فرمان میں یوں متصف کیا ہے:

(وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ)

"اور بے شک تو بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے"۔

[سورۃ القلم:4]،

آپ ہر عمدہ اخلاق سے متصف تھے, مثلا: راست گوئی, اخلاص, شجاعت وبہادری, انصاف پسندی, وعدہ کی پاسداری یہاں تک کہ دشمن تک کے ساتھ بھی, سخاوت, فقیروں, مسکینوں, بیواؤں اور ضرورت مندوں پر خرچ کرنے کو محبوب رکھنا, اور لوگوں کی ہدایت کے لئے حریص ہونا, نیز ان کے ساتھ شفقت ورحمت اور انکساری سے پیش آنا وغیرہ آپ کے اوصاف حمیدہ تھے, یہاں تک کہ بسا اوقات کوئی اجنبی آپ کو تلاش کرتا ہوا آتا اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے آپ کے متعلق پوچھتا اور کہتا کہ تم میں محمد کون ہے؟

حالانکہ آپ انہی کے بیچ ہوتے لیکن وہ آپ کو نہیں پہچان پاتا۔

آپ, دوست ودشمن, قریبی اور دور کا, چھوٹا اور بڑا, مرد وعورت یہاں تک کہ چرند وپرند سب کے ساتھ معاملات میں شرافت کا پیکر تھے, اور آپ کی سیرت لوگوں کےساتھ تعامل کرنے میں کمالیت کی واضح نشانی تھی ۔

جب اللہ تعالی نے دین کو مکمل کردیا, اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کاپیغام بحسن وخوبی لوگوں تک پہنچا چکے تو ترسٹھ سال کی عمر میں آپ وفات پاگئے, اس میں سے چالیس سال نبوت ملنے سے پہلے اور تیئس برس بحیثیت نبی اور رسول کے آپ اس دنیا میں رہے۔

آپ کی تدفین مدینہ نبویہ میں ہوئی, آپ نے مال ودولت اور بطور میراث کچھ نہیں چھوڑا سوائے اپنے سفید خچر کے جس پر آپ سواری کیا کرتے تھے اور ایک زمین تھی جس کو آپ نے مسافروں کے لیے صدقہ کر دیا تھا.[1]۔

جو لوگ اسلام لائے اور آپ کی تصدیق وپیروی کی ان کی تعداد بہت بڑی تھی, حجۃ الوداع جوکہ آپ نے

---

[1] صحیح بخاری (4461) 15/6.

وفات سے صرف تین مہینے قبل کیا تھا اس میں آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک لاکھ سے زیادہ تعداد تھی, اور شاید یہی اس دین اسلام کی حفاظت اور پھیلاؤ کا راز ہے, نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی قدروں اور بنیادوں پر جن صحابہ کرام کی تربیت کی تھی وہ, عدل وانصاف, زہد وورع, اور وفاشعاری سے متصف ہونے میں روئے زمین کے سب سے بہترین لوگ تھےاور جس عظیم دین پر وہ ایمان لائے تھے اس کے لیے سب کچھ کر گزرنے کا جذبہ رکھتے تھے۔

پھر ان صحابہ میں, بحیثیت ایمان واخلاص, علم وعمل, تصدیق, جاں نثاری ولگن, دلیری اور سخاوت, ابو بکر صدیق، عمر بن الخطاب، عثمان بن عفان، اور علي بن أبي طالب، رضی اللہ عنھم سب سے عظیم ہستیاں تھیں, یہ سبھی لوگ شروع شروع میں ایمان لانے اور تصدیق کرنے والوں میں سے تھے, یہی لوگ آپ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے خلیفہ اور دین کے علم بردار رہے, ان میں سے کسی کے اندر نبوت کی کوئی خاصیت نہیں تھی, اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بقیہ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجعین کے مقابلہ میں ان کو کوئی الگ خصوصیت حاصل رہی۔

اللہ تعالی نے آپ کو جو کتاب عطا کی اس کی خود حفاظت بھی کی, اسی طرح آپ کی سنت وسیرت, آپ کے اقوال وافعال کو آپ ہی کی زبان (یعنی عربی) میں محفوظ کردیا, دنیا کی پوری تاریخ میں کوئی ایسی سیرت نہیں ملتی جو نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی سیرت کی طرح محفوظ ہو, بلکہ آپ کے سونے, کھانے پینے ہنسنے وغیرہ تک کی کیفیت ریکارڈ ہے۔

اندرون خانہ اہل خانہ کے ساتھ آپ کے معاملات کیسے رہے؟

آپ کی زندگی کے سارے حالات آپ کی سیرت کے ضمن میں مکمل طور سے محفوظ و مدون ہیں, آپ محض ایک انسان اور اللہ کے رسول تھے, آپ میں ربوبیت کی ادنی سی بھی خاصیت نہیں تھی, اور اپنے تئیں کسی نفع ونقصان کے مالک بھی نہیں تھے۔

4- آپ کا پیغام

اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت رسول بناکر بھیجا جب چہار دانگ عالم میں شرک وکفر اور جہالت عام ہو چکی تھی, اس روئے زمین پر اہل کتاب میں سے کچھ گنے چنے افراد کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہ تھا جو صرف اللہ کی عبادت کرتا رہا ہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو, ایسے وقت میں

اللہ تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں اور رسولوں کے سلسلے کو ختم کرنے والا بنا کر بھیجا, اللہ نے آپ کو ساری کائنات کے لیے ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ اس دین کو تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے, اور لوگوں کو بت پرستی, کفر اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر وحدانیت اور ایمان کی روشنی کی طرف لے آئے، آپ کی رسالت سابقہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی رسالتوں کی تکمیل ہے۔

آپ نے بھی اسی چیز کی دعوت دی جس کی دعوت دیگر انبیاء ورسل علیہم السلام مثلا نوح, إبراھیم, موسی, سلیمان, داود اورعیسی وغیرہم نے دی تھی, یعنی اس بات پر ایمان لانا کہ رب اللہ ہی ہےجو پیدا کرنے والا, رزق دینےوالا, زندگی اور موت دینے والا ہے, وہی شہنشاہ ہے, تمام کاموں کی تدبیر وہی کرتا ہے, وہ مہربان اور انتہائی رحم کرنے والاہے, اس کائنات میں جو کچھ بھی ہے خواہ ہم اسے دیکھ دیکھ سکتے ہوں یا نہ دیکھ سکتے ہوں سب کا خالق اللہ ہی ہے,اور اللہ کے سوا جتنی بھی چیزیں ہیں وہ سب کی سب اللہ کی پیدا کردہ ہیں۔

اسی طرح آپ نے صرف ایک اللہ کی عبادت اور اس کے علاوہ سب کی عبادت ترک کردینے کی دعوت

دی, اور بالکل واضح انداز میں بتلادیا کہ اللہ صرف ایک ہےاس کی عبادت, بادشاہت, خلقت اور تدبیر میں اس کا کوئی شریک نہیں, اور یہ بھی بیان کردیاکہ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے, اس کے برابر اور اس جیسا کوئی نہیں, وہ اپنی مخلوقات میں سے کسی کے اندر نہ تو حلول کرتا ہے اور نہ ہی کسی کی جسمانی ہیئت اختیار کرتا ہے۔

آپ نے آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کی دعوت دی جیسے: ابراہیم اور موسی علیہما السلام کے صحیفے, تورات, زبور اور انجیل، اسی طرح تمام رسولوں پر ایمان لانے کی بھی دعوت دی اور آپ نے یہ معیار بھی قائم کیا کہ جو ایک نبی کی تکذیب کرے گا وہ تمام نبیوں کا منکر مانا جائے گا۔

تمام لوگوں کو اللہ تعالی کے رحمت کی بشارت دی کہ وہ اللہ تمہارے سارے دنیاوی امور کے لیے کافی ہےاور اللہ ہی تمہارا رب ہے جو نہایت رحم کرنے والا ہے اور قیامت کے دن جب سب کو قبروں سے زندہ کرے گا تو وہی تنہا تمام مخلوقات کا حساب لے گا, وہ مومنوں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ دس گنا بڑھا کر دے گا اور برائی کا اس کے بقدر, اور یہ کہ مومنوں کے لیے آخرت میں ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں, اور جو

کوئی کفر اور برے اعمال کرے گا تو اس کا بدلہ اسے دنیا اور آخرت دونوں میں ملے گا۔

رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغام رسالت میں کبھی اپنے قبیلے, شہر,اور اپنی ذات شریفہ کی برتری نہیں جتلائی, بلکہ خود قرآن کریم میں دیگر انبیاء نوح ابراہیم موسی عیسی علیہم السلام کے نام آپ کے نام سے زیادہ آئے ہیں, آپ کی والدہ اور بیویوں کے نام بھی قرآن میں نہیں ہیں جبکہ موسی علیہ السلام کی ماں کانام قرآن میں کئی بار ذکر کیا گیا ہےاسی طرح مریم علیہا السلام کا ذکر پینتیس بار ہوا ہے۔

رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس چیز سے معصوم ومحفوظ ہیں جس میں شریعت, عقل سلیم اور فطرت سلیمہ کی مخالفت پائی جاتی ہے یا جسے نیک خصلت قبول نہیں کرتی ہے, کیوں کہ انبیاء علیہم السلام جو کچھ اللہ کی جانب سے تبلیغ کرتے ہیں اس میں معصوم ہیں, اور وہ اللہ تعالی کے احکامات کو اس کے بندوں تک پہنچانے کے مکلف ہیں, اور ان انبیاء میں ربوبیت یا الوہیت کی کوئی خاصیت نہیں, بلکہ وہ بھی عام انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں جن کی جانب اللہ تعالی اپنے پیغامات کی وحی کرتا ہے۔

رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا من جانب اللہ وحی ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ

وہ آج بھی ویسی ہی حالت میں موجود ہے جیسے آپ کی حیات مبارکہ میں تھی اور ایک ارب سے زیادہ مسلمان اس کے متبع ہیں, اس کے شرعی واجبات مثلا نماز, زکاۃ روزہ اور حج وغیرہ پر بغیر کسی تبدیلی اور بگاڑ کے لوگ عمل پیرا ہیں۔

5- آپ کی نبوت کی نشانیاں, علامات اور دلیلیں

اللّٰہ تعالی انبیاء کرام کی نبوت کی تائید مختلف قسم کے نشانیوں سے کرتا ہے اور ان کے لیے بہت سارے دلائل وبراہین قائم کرتا ہے جو ان کی رسالت کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں, اور اللّٰہ نے ہر نبی کو اتنی آیات عطا کی تھیں جو اس بات کے لئے کافی تھیں کہ انہی کے تعداد کےبقدر لوگ ان انبیاء پر ایمان لے آتے, اللّٰہ تعالی نے انبیاء کرام کو جتنے بھی معجزات عطا کیے ان میں سب سے عظیم معجزۃ ہمارے نبی محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کی شکل میں عطا فرمایا جو کہ نبیوں کے معجزات میں سے قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہےاسی طرح اللّٰہ تعالی نے دیگر بڑے بڑے معجزات سے آپ کی تائید فرمائی، رسول محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے معجزات بہت زیادہ ہیں, ان میں سے چند یہ ہیں:

اسراء ومعراج, شق قمر, قحط کے زمانے میں اللہ تعالی سے آپ کی دعا کی بدولت بارہا بارش کا نزول۔

تھوڑے سے کھانا اور پانی کا زیادہ ہوجانا چنانچہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس کھانے سے شکم سیر ہوجاتی اور اس پانی سے سیراب ہوجاتی۔

اللہ تعالی کی وحی کی مدد سےگزشتہ زمانے کے غیب کی خبریں بتلانا جن کی تفصیل کسی کو معلوم نہیں تھی, جیسے کہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوم کے قصے اور قصہ اصحاب کہف۔

اللہ سبحانہ وتعالی کی وحی کی مدد سے آئندہ پیش آنے والے غیبی امور سے باخبر کرنا, مثلا: سرزمین حجاز سے نکلنے والی آگ کی خبر دینا جو ظاہر ہو چکی ہے اور جس کو ملک شام میں رہنے والوں نے بھی دیکھا, اسی طرح لوگوں کا عمارتیں بنوانے میں فخر ومباہات کرنا۔

اللہ کا آپ کے لئے کافی ہونا اور اللہ تعالی کا لوگوں سے آپ کی حفاظت کرنا۔

اور صحابہ کرام سے آپ نے جو وعدہ کیا تھأ ان کا پورا ہونا جیسے کہ آپ کا ان سے کہنا:

(لتفتحن عليكم فارس والروم، ولتنفقن كنوزهما في سبيل الله). (تم ضرور بالضرور فارس اور روم کو فتح کرو گے اور اس کے خزانوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کروگے)۔

اور فرشتوں کے ذریعہ اللہ تعالی کا آپ کی مدد فرمانا۔

اور انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی قوموں کو رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی خوش خبری دینا اورانبیاء میں سے جنہوں نے آپ کی بشارت دی ان میں سے بنو اسرائیل کے انبیاء موسی, داود, سلیمان, اور عیسی علیھم السلام وغیرہ تھے۔

نیز اللہ تعالی کا آپ کی تائید فرمانا ان عقلی دلائل اور طرح طرح کی بیان کی ہوئی مثالوں کے ذریعے[1] جنہیں عقل سلیم فورا تسلیم کر لیتی ہے۔

اس طرح کی آیتیں, دلیلیں اور عقلی مثالیں قرآن کریم اور سنت نبوی میں بھری پڑی ہیں جن کا شمار

---

[1] جیسے اللہ تعالی کا فرمان: "لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے، ذرا کان لگا کر سن لو! اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو، وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے، گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں، بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے، تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے۔ بڑا بودا ہے طلب کرنے والا اور بڑا بودا ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے۔"[سورة الحج:۷۳]۔

مشکل ہے, جو ان سے واقف ہونا چاہتا ہے اسے قرآن کریم,حدیث اور سیرۃ النبی کا مطالعہ کرنا چاہیے وہ ان میں ان نشانیوں اور معجزات کے بارے میں یقینی خبر پالے گا۔

یہ عظیم معجزات اگر وقوع پذیر نہ ہوتے تو آپ کے مخالفین کفار قریش اور جزیرہ عرب کے یہود ونصاری کو آپ کی تکذیب کا اور لوگوں کو آپ سے ڈرانے کا اچھا موقع ہاتھ آجاتا۔

اور قرآن کریم وہ کتاب ہے جس کو اللہ تعالی نے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی اور وہ اللہ رب العالمین کا کلام ہے, اللہ تعالی نے جن وانس کو چیلنج کیا کہ اس جیسا قرآن یا اس جیسی کوئی ایک سورہ بنا کر لائیں اور یہ چیلنج برابر آج تک باقی ہے، قرآن کریم میں بہت سارے اہم سوالوں کا جواب موجود ہے جس نے لاکھوں لوگوں کو حیرت زدہ کر رکھا ہے, یہ قرآن عظیم آج تک اپنی اسی عربی زبان میں محفوظ ہے جس میں وہ نازل ہوا, اس میں ایک حرف کی بھی کمی واقع نہیں ہوئی ہے, وہ چھپ کر پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے, وہ عاجز کر دینے والی عظیم کتاب ہے بلکہ بنی نوع انساں تک پہنچنے والی کتابوں میں سب سے عظیم الشان کتاب ہے, جو اس لائق ہے کہ اسے پڑھا جائے یا کم از کم اس کے معانی کا ترجمہ ہی پڑھا

جائے, جو اس کتاب سے مطلع نہ ہو سکا اور اس پر ایمان نہیں لایا تو اس سے ساری بھلائی فوت ہوگئی۔

اسی طرح سے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ, سنت، اور طور طریقہ مکمل طور سے محفوظ ہیں اور باوثوق راویوں کے سلسلہ وار سند کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں, سب عربی زبان میں مطبوع ہیں جو کہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان تھی, اور بہت ساری دوسری زبانوں میں ان کے ترجمے بھی ہوئے، قرآن کریم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہی دونوں اسلامی احکام اور شریعت سازی کا مرجع ومصدر ہیں۔

6- وہ شریعت جس کو رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔

وہ شریعت جس کو رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اسے شریعت اسلام کہتے ہیں, یہ وہ شریعت ہے جو اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعتوں اور رسالتوں میں سب سے آخر میں نازل ہوئی، یہ شریعت بھی اصولی اور بنیادی امور میں سابقہ انبیاء کی شریعتوں سے ہم آہنگ ہے اگرچہ ان کی کیفیتیں مختلف ہیں۔

وہ ایک مکمل شریعت ہے, ہر زمانے اور ہر جگہ کے لیے مناسب ہے, اسی میں لوگوں کے دین ودنیا کی

بھلائی ہے یہ ہر اس عبادت کو شامل ہے جو اللہ رب العالمین کے لیے بندوں پر واجب کی گئی ہیں, جیسے نماز وزکاۃ وغیرہ, اس میں مالی لین دین, اقتصادی امور, اجتماعی مسائل, سیاسی اور جنگی اور ماحولیات سے متعلق جائز وناجائز تمام امور کا بیان موجود ہے, اس کے علاوہ ہر اس چیز کا بیان بھی ہے جس کا انسان کی دنیاوی اور اخروی زندگی تقاضا کرتی ہے۔

یہ شریعت لوگوں کے ادیان, خون, عزت, دولت, عقل اور نسلوں کی حفاظت کرتی ہے, یہ ہر نیکی اور فضیلت کو متضمن ہے اور ہر رذالت وشر سے آگاہ کرتی ہے, اس میں لوگوں کی عزت وتکریم, میانہ روی, عدل وانصاف, اخلاص, صفائی, پختگی, محبت, دوسروں کے لیے بھلائی کی چاہت, خون کی حفاظت, ملک و وطن کی سلامتی, ناحق طور پر لوگوں کو مرعوب اور خوف زدہ کرنے کی حرمت جیسے امور کی طرف دعوت دی گئی ہے.رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی سرکشی اور فتنہ وفساد کے سامنے سراپا جنگ تھے, اور دینی خرافات, عزلت پسندی اور یکسر ترک دنیا کے بھی مخالف تھے۔

رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی واضح طور پر بیان کردیا کہ اللہ تعالی نے انسان کو مکرم بنایا ہے چاہے مرد ہو یا عورت, اور اس کے سارے حقوق

کے پاسداری کی ضمانت لی ہے, اور یہ کہ انسان کو اس کے سارے اختیارات واعمال اور تصرفات کا مسؤول بنایا ہے, نیز یہ کہ خود کو یا دوسروں کو ضرر رسانی کی ساری ذمہ داری اسی کے سر جائے گی, اس کے ساتھ ایمان, ذمہ داری اور جزاء وثواب میں مرد اور عورت دونوں کو برابر قرار دیا ہے نیز اس شریعت میں عورت پر بحیثت بیوی بیٹی اور بہن کے خاص عنایت کی گئی ہے۔

جس شریعت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اس میں عقل کی حفاظت پر توجہ دی گئی ہے, اورشراب نوشی جیسی ہر وہ چیز جو عقل میں بگاڑ پیدا کرے حرام قرار دی گئی ہے، لہذا اسلام نے دین کو روشنی سے تعبیر کیا ہے جس سے عقل کی راہ روشن ہوتی ہے اور انسان اپنے رب کی عبادت پورے علم وبصیرت کے ساتھ کرتا ہے, اسلامی شریعت نے عقل کی شان کو بلند کردیا ہے اور اسے ہی احکام شرعیہ کا مکلف ہونے کی علت قرار دیا ہے، اور اسلام ہی نے انسان کو تمام مذہبی خرافات اور بت پرستی کی قید وبند سے آزادی دلائی ہے۔

شریعت اسلامیہ صحیح علمی کاوشوں کی تعظیم کرتی اور ہوا پرستی سے الگ ہوکر خالص علمی بحث وتحقیق پر ابھارتی ہے, اپنی ذات اور کائنات میں غور

فکر کی دعوت دیتی ہے, سائنس کے صحیح علمی نتائج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات کے کبھی مخالف نہیں ہوسکتے۔

شریعت اسلامیہ میں کسی خاص جنس کے لوگوں کو دوسرے جنس کے لوگوں پر کوئی برتری حاصل نہیں,اور نہ ہی ایک قوم کو دوسری قوم پر کوئی فضیلت ہے, اسلامی احکامات کے سامنے سب برابر ہیں, کیونکہ تمام انسان اپنی اصل کے اعتبار سے یکساں ہیں ایک جنس کو دوسری جنس پر اور ایک قوم کو دوسری قوم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں, برتری کا معیار صرف تقوی ہے, اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور کوئی ایسا انسان نہیں جو گناہ گار پیدا ہو یا کسی دوسرے کے گناہ کا وارث بن کر پیدا ہو۔

شریعت اسلامیہ میں اللہ تعالی نے توبہ کو مشروع قرار دیا ہے, اور توبہ یہ ہے کہ انسان اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور گناہ سے باز آجائے, اور اسلام گزشتہ سارے گناہوں کو ختم کردیتا ہے, توبہ بھی گزشتہ سارے گناہوں کا کفارہ ہے, لہذا لوگوں کے سامنے انسان کو اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں, دین اسلام میں اللہ اور بندہ کے درمیان بلا واسطہ تعلق ہوتا ہے لہذا تم کو کسی ایسے شخص کی کوئی

ضرورت نہیں جو تمہارے اور اللہ کے مابین واسطہ بنے اسلام میں یہ حرام ہے کہ ہم کسی انسان کو معبود یا اللہ کی ربوبیت یا الوہیت میں اس کا کوئی ساجھی ٹھہرائیں۔

اور جو شریعت رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے وہ سابقہ تمام شریعتوں کو منسوخ کرنے والی ہےکیونکہ جو شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاس سے لے کر آئے وہ پوری کائنات کےلیے تا قیامت آخری شریعت ہے, اسی لیے اس نے ماقبل کی ساری شریعتوں کو منسوخ کردیا جیسا کہ سابقہ شریعتیں ایک دوسرے کے لیے ناسخ تھیں, اور اب اللہ تعالی اسلام کے علاوہ کوئی دوسری شریعت قبول نہیں کرے گا اور نہ ہی جس دین اسلام کو محمد صلی علیہ وسلم لے کر آئے ہیں اس کے سوا کوئی دین مقبول ہوگا, اگر کوئی اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین اختیار کرتا ہے تو ہرگز اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا, اگر کوئی شریعت اسلامیہ کے احکامات کی تفصیل جاننا چاہتا ہے تو اسے دین اسلام کا تعارف کرانے والی موثوق کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

دیگر الہی رسالتوں کی طرح شریعت اسلامیہ کا مقصد بھی یہی ہے کہ دین حق انسان کو سر بلند رکھے لہذا وہ خالص اللہ رب العالمین کا بندہ بن کر رہے اور

انسانوں یا مادیات یاخرافات کی غلامی سے آزاد ہوجائے۔

شریعت اسلامیہ ہر زمانے اور جگہ کے لیے مناسب ہے, اس میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو درست انسانی مصلحتوں کے مخالف ہو, کیونکہ یہ شریعت اس اللہ تعالی کی جانب سے نازل کردہ ہے جو انسانی ضروریات سے بخوبی واقف ہے, اور لا ریب انسان ایسی مناسب اور درست شریعت کے محتاج ہیں جس کے احکامات میں باہمی تعارض نہ ہو, جو انسانیت کے لیے سودمند ہواور وہ کسی انسان کی وضع کردہ نہ ہو بلکہ اللہ کے پاس سے حاصل کی گئی ہو جو لوگوں کو نیکی اور ہدایت کی راہ د کھائے, جب لوگ اس کے مطابق فیصلہ کریں تو ان کے سارے امور سدھر جائیں اور لوگ ایک دوسرے کے ظلم سے محفوظ رہیں۔

7- آپ کے بارے میں آپ کے مخالفین کا موقف اور آپ کے حق میں ان کی گواہیاں

اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام انبیاء کے مخالفین رہے ہیں جنہوں نے ان نبیوں سے دشمنی مول لی اور ان کی دعوت کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کیں, اور لوگوں کو ان پر ایمان لانے سے روکتے رہے, چنانچہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی آپ کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے بعد بہت سارے مخالفین ہوئے لیکن ان سب پر اللہ تعالی نے اپنے نبی کی مدد فرمائی, زبانی ماضی اور حال میں بھی ان دشمنان رسول میں سے بہت ساروں نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور یہ کہ سابقہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی طرح آپ بھی ایک شریعت لے کر آئے تھے, وہ یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ آپ ہی حق پر تھے لیکن سرداری کی چاہت, سماج کا خوف یا اپنے جاہ ومنصب کی بدولت حاصل کردہ مال ومتاع کے فقدان کا خدشہ ان میں سے اکثر لوگوں کو آپ پر ایمان لانے کی راہ میں رکاوٹ کا سبب بنتا ہے۔

اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا رب ہے۔

فہرست

رسولِ اسلام محمدﷺ 2
رسولِ اسلام محمدﷺ 2
مسجد حرام اور مسجد نبوی میں دینی امور کی سربراہی کے ما تحت علمی کمیٹی 2
:آپ کا نام اور نسب نامہ ,جائے پیداش اور نشو ونما -1 3
مبارک خاتون سے مبارک شادی -2 4
وحی کا آغاز -3 5
آپ کا پیغام -4 15
آپ کی نبوت کی نشانیاں ,علامات اور دلیلیں -5.................... 19
وہ شریعت جس کو رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر -6 آئے- 23
آپ کے بارے میں آپ کے مخالفین کا موقف اور آپ کے حق -7 میں ان کی گواہیاں... 28

ur449v1.0 - 06/09/2026